ضبط! مولانا ذاکر حسن نعمانی

خطبۂ عید الاضحیٰ

۱۴۱۲ھ

ملت کا زوال وادبار، جذبہ قربانی کا فقدان ہے، ملکی سیاست کی ابتری، عالم اسلام کی زبوں حالی، قربانی اور اس کے تقاضے اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

دارالعلوم کے مہتمم حضرۃ مولانا سمیع الحق مدظلہ کا عید گاہ اکوڑہ خٹک میں تقریباً ایک لاکھ حاضرین کے اجتماع سے خطاب

ما الاضاحی یا رسول اللہ قیل ھی سنۃ ابیکم ابراھیم ۔ محترم بزرگو بھائیو اور دوستو! اعلان کے مطابق نماز کا وقت تو پورا ہو چکا ہے لیکن ہم نہیں چاہتے کہ محض اعلان کی وجہ سے علاقے کے ہزاروں بھائی نماز سے محروم ہو جائیں، ہزاروں کی تعداد میں لوگ تشریف لا رہے ہیں تو چند منٹ اُن کا انتظار ضروری ہے۔

عید الاضحیٰ عبادت کا مظاہرہ

کیونکہ ہم یہاں صرف اللہ کی رضامندی کے لیے جمع ہوئے ہیں ایک ایک لمحہ کے گزرنے سے تمہاری عبادت اور اجر و ثواب میں اضافہ ہو رہا ہے، عید گاہ کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنے گھروں، مساجد اور آبادیوں سے نکل کر ایک صحرا میں جمع ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی بندگی اور تسلیم و رضا کا اظہار کریں آپ کو معلوم ہے کہ آج ہم عید الاضحیٰ کی خوشی میں جمع ہیں بڑی عید ایک بڑی عبادت کا مظاہرہ ہے سال میں دو مرتبہ ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع ہوتے ہیں عید الفطر کے موقع پر خوشی میں اور پھر بقر عید کے موقع پر، عید الفطر میں جمع ہونا بھی عبادت کی خوشی میں ہے یعنی رمضان کی وجہ سے، روزہ رکھنا عاشقوں کی عبادت ہے۔ عاشق کو کھانے پینے کی فکر نہیں ہوتی، بھوکا ہو یا پیاسا ہو راتوں کی نیند اپنے اوپر حرام کر دیتا ہے تکالیف برداشت کرتا ہے کیونکہ عشق و محبت کی آگ میں مبتلا ہے ہم مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو گویا اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھتے ہیں کہ تم کیسے عاشق ہو اگر سچی محبت ہے میرے ساتھ تو میری راہ میں اپنا حلال رزق، پانی اور جائز خواہشات قربان کر دو جب ہم سب نے روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تم خوشی منانے کے مستحق ہو آؤ عبادت کرو عید مناؤ۔

عشق کی انتہا عشق کی جب انتہا ہو جائے تو پھر عاشق گھر بار آرام وغیرہ چھوڑ کر باہر بھاگ نکلتا ہے ۔ عاشقین صحرا نوردی کرتے ہیں حج کا سلسلہ رمضان کے فوراً بعد شروع ہوا حج بھی عشق و محبت کا مظاہرہ ہے ۔ آج ہمارے بھائی اور عالم اسلام کے لاکھوں افراد منیٰ میں جمع ہیں سخت گرمی اور بہت تکالیف کے باوجود خیموں میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ عاشق کو اپنے گھر میں چین نہیں آتا تھا اللہ پوچھتے ہیں کہ تم کیسے عاشق ہو اس کا ثبوت دو ۔ عاشق اپنے ماں باپ اور میاں بیوی بچوں کے ساتھ نہیں پڑا رہتا ۔

عشق کے مرحلے تو حاجی اپنے وطن کو چھوڑ کر مکہ معظمہ کا رخ کرتا ہے اللہ کے گھر کا طواف محبوب کی تلاش میں کرتا ہے روتا ہے اور زبان سے کہتا ہے لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ۔ اے خدا تو ہمارا محبوب ہے ہم حاضر ہیں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہم وطن قوم اولاد سب کو چھوڑ کر یہاں چلے آئے ، بیت اللہ کے مختلف گوشوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت تلاش کرتا ہے ۔ یعنی طواف کرتا ہے جس طرح ایک عاشق مارا مارا پھرتا ہے وہاں سے اشارہ ملتا ہے کہ یہاں سے اب یعنی آبادی سے نکل کر باہر چلے جاؤ ۔ منیٰ کی طرف دوڑتا ہے وہاں ایک رات نہیں گزرتی کہ صبح سویرے وہاں سے عرفات کی طرف چل دیتا ہے عرفات لق و دق صحرا و بیابان ہے سارا دن وہاں چیخ و پکار میں گزارتا ہے شام تک تڑپتا ہے کہ اے اللہ میں تیرے در پر حاضر ہوا تو مجھ سے راضی ہو جا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے وطن اور اولاد میری خاطر چھوڑی تکالیف برداشت کیں ، راحت و آرام ترک کر دیا لیکن سچا عاشق تو اس وقت کہلائے گا ، جب جان کا نذرانہ پیش کر دے ، وہ کیسا مسلمان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی عبدیت اور بندگی کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ ملک و وطن میرا ، مال میرا اور جان میری ہے یہ سب دھوکہ ہے ۔

عشق کی آگ عاشق سب کچھ معشوق کے حوالے کر دیتا ہے عشق وہ آگ ہے جب جلتی ہے تو معشوق کے علاوہ سب کو جلا کے رکھ دیتی ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ تو نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیرا ہوں تو میرا ہے سب کچھ میرے حوالے کر دو ویسے بھی اسلام نام ہے تسلیم و انقیاد کا تسلیم کے معنی سپرد کرنا دستبردار ہونا تو ابراہیم علیہ السلام ملت کے رہنما ہیں ۔

ملت ابراہیمی یہ ملت ابراہیمی ہے ہمارے حقیقی رہنما اور قائد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ملت ابیکم ابراھیم یہ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے اب ہم کس طرح خود کو خدا کے سپرد کریں ، تسلیم و رضا کیسے ہوگی ؟ آدمی کیسے کس کے سامنے SURRENDER ہوگا شکست کیسے تسلیم کرے گا تو اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ جس طرح تمہارے باپ نے خود کو ہمارے حوالے کیا تھا ، حکومت شرک

اور کفر کے خلاف اعلانِ جنگ کیا تھا تو سارا ملک اس کا دشمن بن گیا۔ منصب، عہدہ اور وزارت کو مسترد کر دیا ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا کہ تو مذہبی امور کا وزیر ہو گا آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری وزارت پر لعنت بھیجتا ہوں بہت بڑے مذہبی راہنما کا بیٹا تھا اس منصب کی پرواہ نہ کی اور کفر و شرک کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ نمرود ظالم نے کہا کہ آگ میں ڈال دو لیکن وہ امتحان میں کامیاب ہو گئے بڑی آگ جلائی گئی لیکن ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ میں تیری رضا کی خاطر اُف تک نہ کہوں گا مخلوق حیران ہے فرشتے دیکھ رہے ہیں کہ کیسے اللہ کا ایک بندہ جل رہا ہے ہم اسکی مدد کرنا چاہتے ہیں خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ اجازت ہے اس کی مدد کرو اس کی مدد کیلئے فرشتے آتے اور اپنے تعاون کی پیش کش کرتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں جو ایک اشارہ سے پوری دنیا کو تہہ و بالا کر سکتے ہیں فرشتہ ایک پر کے ساتھ زمین کو آسمان تک اٹھا کر نیچے پٹخ سکتا ہے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں حاضر ہوں لیکن ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اپنی مرضی سے آئے ہو یا خدا نے بھیجا ہے جبرئیل نے کہا کہ نہیں میری اپنی خواہش ہے تو اللہ کا نیک بندہ ہے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا نہیں اما انت فلا جب تو خود آیا ہے تو مجھے تیری خدمت کی ضرورت نہیں میں نے خود کو اللہ کے بھروسے پر چھوڑ رکھا ہے — إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ میں نے خود کو ایسی ذات کے حوالے کیا ہے جو رب العالمین ہے وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جبرئیل نے فرمایا پھر اللہ سے مانگو جب میری مدد کی ضرورت نہیں ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا علمہ بحالی حسبی عن سوالی میرے لیے یہی کافی ہے کہ اللہ میرا حال جانتے ہیں۔

مقام تسلیم و رضا

اس سے سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے ابراہیم علیہ السلام ایسے وقت میں اس سے سوال کو بھی مقام تسلیم و رضا کے خلاف سمجھتے ہیں فرماتے ہیں خدا دیکھ رہے ہیں اس کی جو مرضی ہے وہ کریں (سبحان اللہ کیا مقام توحید ہے) اس امتحان میں بھی کامیاب ہو گئے آگ گل گلزار بن گئی پھر وطن چھوڑ رہے ہیں اور خانہ کعبہ آباد کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ حاجی جو مناسک ادا کرتا ہے یہ ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں کو دہرا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ محفوظ کر دیا ابراہیم علیہ السلام کا بیت اللہ کی طرف چلنا — کعبۃ اللہ کی تعمیر، اسماعیل علیہ السلام کی اس کے ساتھ مدد، بی بی ہاجرہ کا صفا مروہ کے مابین دوڑنا پھر منیٰ میں جانا۔ بیٹے کو قربان کرنا اور بیٹے کا مقام تسلیم و صبر یہ پورا نقشہ ہے آج آپ سب اس کی یاد میں جمع ہیں — آج کیسٹوں میں اشیاء محفوظ ہوتی ہیں لیکن ابراہیم علیہ السلام کی عبادت اتنی اونچی تھی کہ خدائے تعالیٰ نے اس کو زندہ اور متحرک محفوظ رکھا۔ قیامت تک لوگ اس عمل کو دہراتے ہیں سعی، رمی جمرات، قربانی، طواف عرفات، یہ سب کچھ حج کی شکل میں محفوظ ہے۔ سلام علی ابراھیم و ترکنا علیہ فی الآخرین

سب کچھ ہم نے بعد کی امتوں میں محفوظ کر لیا کیونکہ تسلیم و رضا کا مقام بڑا بلند ہے تو ایک اور مرحلہ آیا عرفات میں کہ اللہ نے فرمایا کہ سب کچھ تو آپ نے پیش کر دیا اب جان کی قربانی دو اور اپنی جان سے بڑی قربانی اولاد کی ہوتی ہے ہم بھوک وپیاس اور تکالیف برداشت کر سکتے ہیں لیکن اولاد کی ذرا تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے ایک آدمی جان جوکھوں میں ڈال سکتا ہے لیکن بیٹا نہیں قربان کر سکتا۔ پانی میں ڈوبتے بچے کو بچانے کے لیے ماں پانی ے اندر کودتی ہے آگ کے اندر سے بچے کو نکالنے کے لیے اپنے جلنے کی پرواہ نہیں کرتی تو اگر ابراہیم علیہ السلام سے اللہ فرماتے کہ جان کی قربانی دو تو وہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ بار بار جان کا نذرانہ پیش کیا تھا نارِ نمرود میں کود پڑے تھے گویا جان کی قربانی دیدی یہ الگ بات ہے کہ اللہ نے بچا لیا۔ اب ابراہیم علیہ السلام پر ایک اور امتحان آیا کہ اپنی جان کی نہیں بلکہ بیٹے کی جان میری راہ میں قربان کرو ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرماتے ہیں کہ اے میرے بیٹے مجھے تیری قربانی کا حکم ملا ہے۔

والدین کی اطاعت اس قصہ میں ہر باپ اور بیٹے کے لیے سبق ہے کہ باپ اللہ کی راہ میں مال، اولاد اور خواہشات کی قربانی دے گا اور اولاد کے لیے سبق ہے کہ باپ کی نافرمانی نہ کرے باپ کے حکم کی تعمیل کرے اگر باپ کی سچی اولاد ہو تو اس کے طریقوں پر چلے اگر باپ ذبح کا حکم دے تو بھی انکار نہ کرے کیونکہ باپ ہمارے فائدہ کی بات کرے گا ہم سرکش اور نافرمان بن جاتے ہیں ہماری وہ روایات اتی نہیں رہیں کہ ان کے حکم کی پیروی کریں باپ ہمیشہ بیٹے کے مفاد میں رہتا ہے یہ جان لینا چاہیئے کہ دنیا میں ان باپ سے کوئی بھی زیادہ مخلص اور خیر خواہ نہیں۔

تسلیم و رضا کا منظر تو اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا جلدی کرو اللہ کے حکم کی تعمیل کرو۔ ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین میں صبر کروں گا اُف تک منہ سے نہیں نکالوں گا منیٰ میں بیٹا گردن نہادھوا، جبینِ نیاز اللہ کے آگے رکھ دی سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔ فلما اسلما باپ بیٹے دونوں نے اسلام کا ثبوت دیا۔ وتلہ للجبین اور بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا چھری نکالی آواز آئی ونادیناہ ان یا ابراھیم صبر کرو، جبرئیل کو حکم ملتا ہے کہ جاؤ جنت کا یہ مینڈھا لے جاؤ بیٹے کو ذبح کرانا مقصود نہیں تھا بلکہ مقصد امتحان تھا یہ دونوں تو تسلیم و رضا کے علمبردار ہیں لیکن ذبح نہ ہو جائے اسماعیل تو دنیا کو درس توحید دے گا اور اسماعیل کی پشت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان موجود ہیں اسماعیل کے ذریعے تو خاتم النبیین کی نسل چلے گی۔

تکبیرات کا پس منظر جبرئیل کو بھی جلدی تھی کہ کہیں ابراہیم علیہ السلام تو بڑے جوش میں ہیں کہیں واقعی بیٹے کو ذبح نہ کر دیں اوپر سے آواز دیتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم ع کو

اشارہ کیا کہ ذرا صبر کرو ابراہیم علیہ السلام سمجھ گئے کہ میری قربانی اللہ نے قبول کر لی اور اب منع کا حکم ہے تو فوراً کہا لا الٰہ الا اللّٰہ ھو واللّٰہ اکبر یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جواب تھا کہ ہاں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑے ہیں۔

اسماعیل علیہ السلام بھی سمجھ گئے انہوں نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد کل سے آپ حضرات تکبیرات تشریف پڑھ رہے ہیں، ۱۳ ذی الحجہ تک یہ اللہ نے ان تینوں کا مکالمہ بھی محفوظ فرما دیا اللہ اکبر اللہ اکبر جبرئیل کا قول لا الٰہ الا اللّٰہ ھو واللّٰہ اکبر ابراہیم کا گفتہ ہے اور اللہ اکبر وللہ الحمد اسماعیلؑ کا بول ہے یہ ان تینوں کا حمد و ترانہ ہے اللہ کی عظمت اور کبریائی کا اعتراف ہے وفدیناہ بذبح عظیم اللہ نے عظیم فدیہ دیا بدلہ میں اب قیامت تک اکوڑہ خٹک، افغانستان، ہندوستان، پاکستان اور تمام عالم اسلام کے مسلمان اس قسم کا مظاہرہ کریں گے۔

عالم اسلام کی زبوں حالی

میرے بھائیو! بڑی عبرتوں خوشیوں نصیحتوں اور امتحان کا دن ہے آج ہم کتنی تکالیف میں گھرے ہوتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہمارے اندر وہ قربانی اور تسلیم و رضا نہیں ہے اگر ہمارے حکمران کفار کے اشاروں پر چلنے والے نہ ہوتے، مفاد پرستی اور لالچ نہ ہوتا تو آج ہم ذلت اور پستی کے اندر نہ ہوتے آج ہم بوسنیا اور کشمیر میں تباہ ہو رہے ہیں افغانستان میں خانہ جنگی شروع ہے تاجکستان میں مسلمان پس رہے ہیں ساری ملت باوجود اتنی کثرت کے بڑے عذاب میں مبتلا ہے۔

ملکی سیاست

کیونکہ مفاد پرستی نے حکمرانوں کو اپنے شکنجہ میں کسا ہوا ہے ہمارے ملک کی سیاست سے ہمارا کون سا مسئلہ حل ہوگا کون سی مشکل حل ہوگی یہ خود پرستی کی سیاست ہے یہ دنیا پرستی اور اقتدار کی جنگ ہے ہم یہی آواز لگاتے ہیں کہ نظام مصطفویؐ جس کا دوسرا نام ملت ابراہیمی ہے ملت ابراہیم ایک نظام کا نام ہے، تسلیم و رضا سے جہاد، بہادری، ایثار اور آپس کی محبت کا نام ہے۔

نظام بدل دو

وہ ملت جب تک قائم نہیں ہوگی۔ امت قوم کو کہتے ہیں اور ملت نظام کو کہتے ہیں تو ہماری جنگ یہ ہے کہ نظام بدل دو اگر نظام بدلنے کے لیے ہم ایک نہ ہوئے تو کوئی مسئلہ حل نہ ہوگا یہ کیا تماشہ ہے یہ کس قسم کے چہرے ہیں صبح ایک کے ساتھ تو شام کو دوسرے کے ساتھ جو بھی ڈگڈگی بجاتا ہے اس کی طرف بھاگنا شروع کر دیتے ہیں نہ حیا ہے نہ شرافت ہے نہ اصول و نظریہ ہے صبح و شام آپ یہ منظر دیکھتے ہیں اسمبلیوں میں ایوانوں میں وہی افراد ہیں افراد بدلنے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا مسئلہ اس وقت حل ہوگا جب پاکستان میں نظام مصطفوی اور ملت ابراہیمی قائم ہو جائے تمام عالم اسلام میں آ جائے کفار ایسا کرنے نہیں دیتے۔

امریکی تسلط سے خلاصی

امریکہ ہمارے سروں پر مسلط ہے سوچ رہا ہے کہ اگر مسلمانوں نے ملتِ ابراہیمؑ کو اختیار کیا تو پھر میری خیر نہیں روس تباہ ہوگیا تو یک دم روس اور امریکہ دونوں مل گئے مسلمانوں کے خلاف، کیونکہ مسلمان تو جان اور مال و اولاد کو بھی قربان کرتے ہیں یہ تو وطن پرست اور بُت پرست نہیں ہیں انہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے سبق سیکھا ہے روس اور امریکہ ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا امریکہ کی سپر پاور پاش پاش ہو جائے گی تو ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ آؤ اور اپنے مفادات قربان کر دو اے ملت مسلمہ اقتدار کی خواہش چھوڑ کر ایک ہو جاؤ تو کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گا اللہ ہم کو ملت ابراہیمی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قربانی کی اصل روح

آج ہم قربانی کے وقت سوچیں کہ اللہ کو گوشت اور خون کی ضرورت نہیں اللہ فرماتے ہیں۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماء ھا۔ لوگ پوچھتے ہیں قربانی کس لیے کرتے ہیں یہ تو بربادی ہے یہ ظالم لوگ سمجھتے نہیں کہ قربانی کی اصل روح کیا ہے اسلام کی روح کو نہیں سمجھتے۔ اسلام اور مسلمان کا گوشت خون اور حیوان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ قربانی کے اندر جو روح کارفرما ہے اس کا جو فلسفہ، نظریہ اور پس منظر ہے اس کو اس امت میں زندہ رکھنا ہے جب تک قربانی کا مذکورہ فلسفہ زندہ ہوگا۔ تو یہ اُمت، اُمت کہلائے گی ورنہ لوگوں کے لیے خوراک کا ایک نوالہ بن جائے گی اور مردار مردہ جانور کی طرح ہوگی کہ درندے اور پرندے اس کو نوچ نوچ کر کھائیں گے اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح معنی میں ملت محمدی بنا دے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔